

217562 - نشیبی علاقے میں قبر ہے، اسکی مرمت بہتر ہے، یا کسی مناسب جگہ منتقل کرنا بہتر ہے؟

سوال

سوال: میرے نانا جان تین سال پہلے فوت ہوئے تھے، جس جگہ انہیں دفن کیا گیا تھا اس جگہ کو سیمنٹ اور اینٹوں کے ذریعے مضبوط بنا دیا گیا تھا، میں نے اُنکی اُس وقت بھی مخالفت کی تھی، اب یہ انکشاف ہوا ہے کہ قبر نشیبی علاقے کے کنارے پر ہے، جسے دوبارہ بنانے کی ضرورت ہے، ہوسکتا ہے قبر کو منتقل بھی کرنا پڑے، یعنی وہ لوگ پوری میت کو منتقل کرینگے؛ کیونکہ اگر قبر کو اسی جگہ پر چھوڑ دیا گیا تو ہو سکتا ہے، قبر کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے، میں نے قبر کو دوبارہ بنانے کی تجویز کو مسترد کیا ہے، تو اب صحیح موقف کس کا ہے؟ میرا یا اُنکا؟ اور اس حالت میں مناسب حل کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اس سوال میں دو مسئلے ہیں:

پہلا مسئلہ:

قبر کو ضرورت کی وجہ سے پختہ بنانے کا حکم

اصول یہی ہے کہ قبر کو پختہ بنانا، اور اس پر کسی قسم کی تعمیر کرنا حرام ہے؛ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ : "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو پختہ بنانے، اس پر بیٹھنے، اور اس پر کسی قسم کی تعمیر کرنے سے منع فرمایا" مسلم: (970)

لیکن اگر حقیقی طور پر کہیں ضرورت ہے کہ قبر ایسی جگہ ہے جہاں مٹی ایک جگہ نہیں جم سکتی، اور اگر قبر کو پختہ نہ بنایا جائے تو منہدم ہونے سے میت برہنہ ہوجاتی ہے، تو ایسی حالت میں اہل علم نے صرف ضرورت کی حد تک پختہ بنانے کی اجازت دی ہے، اس میں کسی قسم کی آرائش و زیبائش شامل نہیں ہونی چاہئے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ) اپنی استطاعت کے مطابق اللہ سے ڈرو۔ [التغابن: 16]

ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"جی ہاں! اگر قبر کے اکھاڑے جانے، یا درندوں کے حملے، یا سیلابی پانی سے قبر کے منہدم ہونے کا خطرہ ہو تو قبر کو پختہ بنانا مکروہ نہیں ہے، بلکہ بسا اوقات واجب بھی ہوسکتا ہے" انتہی

دائمى فتوى كمىٹى كے فتاوى جات (دوسرا ايڈيشن) (7/386) ميں ہے كہ:

"سيمنٹ سے بنى ہوئى اينٹوں كيساھ قبر بنانا، يا قبر كو سيمينٹ سے بنى ہوئى سليپ سے ڈھانپنا سنت كے خلاف ہے، افضل يھى ہے كہ گزشتہ دلائل كى بنا پر كچى اينٹوں سے قبر كو بند كيا جائے، ليكن اكر زمين كى ساخت كے مد نظر ركھتے ہوئے ايسے كرنے كى ضرورت پڑ جائے تو اس ميں كوئى حرج نہيں ہے"

دوسرا مسئلہ:

ميت كو ايك قبر سے دوسرى قبر ميں كسى مصلحت كى بنا پر منتقل كرنا۔

اكر ميت كو موجودہ جگہ پر ركھنے سے ميت كى نعل كو خطرہ لاحق ہو تو اہل علم نے ضرورت كى بنا پر مناسب جگہ منتقل كرنے كى اجازت دى ہے۔

امام بخارى رحمہ اللہ نے اپنى صحيح بخارى ميں باب قائم كيا ہے كہ: "باب ہے اس بيان ميں كہ: كيا ميت كو قبر سے كسى ضرورت كى بنا پر نكالا جاسكتا ہے؟" اور اس ضمن ميں حديث جابر رضى اللہ عنہ نقل كى آپ كھتے ہيں: "جس وقت ميرے والد غزوہ احد ميں شريك ہوئے تو رات كے وقت مجھے انہوں نے بلايا، اور كہا: "مجھے لگ رہا ہے كہ ميں رسول اللہ صلى اللہ عليہ وسلم كے صحابہ كرام ميں سے سب سے پہلے قتل ہوجاؤں گا، اور ميں اپنے بعد تم سے زيادہ عزيز رسول اللہ صلى اللہ عليہ وسلم كے علاوہ كوئى چيز چھوڑ كر نہيں جا رہا، اور مجھ پر قرضہ ہے، اسے ادا كردينا، اور اپنى بہنوں كا خاص خيال كرنا" جب صبح ہوئى تو ميرے والد سب سے پہلے قتل ہوئے، اور انكے ساھ قبر ميں ايك اور صحابى كو بھى دفن كيا گيا، پھر ميرے دل كو اطمينان نہ ہوا كہ ميں انہيں كسى اور كے ساھ قبر ميں دفن چھوڑ دوں، تو ميں نے انہيں چھ ماہ كے بعد قبر سے نكالا، تو انكا كان كے علاوہ پورا جسم ايسے ہى تھا جيسے ميں نے انہيں ابھى قبر ميں اتارا ہو" بخارى: (1351)

ابو وليد الباجى رحمہ اللہ كھتے ہيں:

"كسى مصلحت كى بنا پر قبر كشائى كر كے ميت كو وہاں سے نكالنے ميں كوئى حرج نہيں ہے، بشرطيكہ ميت كو اس سے كسى قسم كا نقصان نہ ہو، يہ مذموم گور كنى ميں شمار نہيں ہوگا، كيونكہ مذموم گور كنى بلا فائدہ يا نقصان پہنچانے كى غرض سے كى جاتى ہے" انتہى

"المنتقى شرح الموطأ" (3/225)

شيخ الاسلام ابن تيمية رحمہ اللہ كھتے ہيں:

"كسى ضرورت كى بنا پر ہى قبر كشائى كى جاسكتى ہے؛ مثلاً: پہلى جگہ ميں ميت كيلئے اذيت كا باعث بننے والى اشياء ہوں، تو كسى اور جگہ منتقل كرديا جائے، جيسے كہ كچھ صحابہ كرام نے منتقل كيا تھا" انتہى

"مجموع الفتاوی" (24 / 303)

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

"سماحة الشيخ! آپکی رائے کے مطابق اسکا کیا حکم ہے کہ: میت کی ہڈیوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جائے، تا کہ قبر کو کچی اینٹوں کی بجائے پختہ اینٹوں سے بنایا جائے؟
تو انہوں نے جواب دیا:

"یہ غیر شرعی عمل ہے، جب میت کو شرعی طریقہ سے دفن کر دیا جائے، تو الحمد للہ! قبر کشائی کی دوبارہ ضرورت نہیں ہے، اور نہ ہی اینٹوں کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔

اور اگر تدفین کسی غیر مناسب جگہ پر ہوئی ہے، مثلاً: راستے میں دفن کیا گیا، یا ایسی جگہ دفن کیا گیا جہاں سیلابی پانی آتا ہے، یا اسی طرح کی کوئی اور وجہ بنتی ہے، تو وہاں سے نکال کر عام قبرستان میں منتقل کیا جا سکتا ہے، جہاں پر مذکورہ خطرات نہ ہوں، اسکی دوبارہ تدفین بھی بالکل اسی طرح ہوگی جیسے عام طور پر لوگ کرتے ہیں، کہ اسے لحد میں اتار کر، اس پر کچی اینٹیں لگائی جائیں، اور پھر اس مٹی ڈال دی جائے جیسے دوسرے مُردوں پر ڈالی جاتی ہے۔

لیکن قبر کشائی اینٹوں کی تبدیلی کیلئے، یا کسی اور چیز کو بدلنے کیلئے ہو تو یہ بے دلیل عمل ہوگا، اس لئے میت کو اسکے حال پر چھوڑ دیا جائے، کیونکہ اسکی تدفین شرعی طریقہ کے مطابق ہوئی ہے" انتہی
"فتاوی نور علی الدرب" (14/179)

مزید کیلئے دیکھیں سوال نمبر: (126400)

واللہ اعلم.